مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

بائیو کیمک طریقہ علاج اور ڈاکٹر شسلر

بائیو (Bio) کا مطلب ہے زندگی اور کیمک ''کیمیکل'' کامخفف ہے۔وہ کیمیکل جو زندگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل ص 19)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بائیوکیمک کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

خون کا وہ سیال مادہ جس میں سرخ اور سفید ذرے معلق رہتے ہیں اسے پلازما کہتے ہیں۔اس میں بارہ نمکیات ہوتے ہیں جنہیں الیکٹرولائٹ کہتے ہیں۔ایک نظریہ یہ ہے کہ ان نمکیات کے توازن کے بگڑنے کا نام بیماری ہے۔ یہ نظریہ بائیوکیمک (Bio-Chemic) نظریہ کہلاتا ہے اور ان کے نزدیک ان بارہ نمکیات کے صحیح استعمال سے ہی ہر قسم کی بیماری قابو میں آسکتی ہے۔اس دعوے میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے مگر اس میں کچھ مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔

بائیوکیمی کا دوسرا نام 12 Tissue Remedies ہے۔انسانی خون کے نظام میں بارہ کیمیائی مادے (Chemicals) ایک خاص توازن میں پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے تو انسان ضرور بیمار پڑ جاتا ہے۔قانون قدرت کے مطابق بارہ کیمیائی مادوں کا باہم متوازن ہونا ضروری ہے۔یعنی جس مقدار میں اور جس تناسب میں اللہ تعالیٰ نے انہیں خون میں معلق فرمایا ہے وہ تناسب بگڑتے ہی ضرور کسی بیماری پر منتج ہوگا۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل ص 19)

بائیوکیمک طریقہ علاج کی بنیاد 12 نمکیات ہیں جو کہ ڈاکٹر شسلر کی دریافت مانے جاتے ہیں۔ان کا نظریہ تھا کہ یہ نمکیات جسم کے افعال اور صحت کو نارمل رکھتے ہیں۔مزید یہ کہ ان کی کمی سے ناصرف قوت حیات کمزور ہوتی ہے۔ بلکہ بیماری بھی حملہ آور ہوتی ہے۔نتیجتاً ان معدنی نمکیات کا جسم میں توازن برقرار نہیں رہتا اور صحت پانے کے لئے ان کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔

بائیوکیمک طریقہ علاج کو جرمنی کے اولڈن برگ کے علاقہ میں رہنے والے ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر ولہلم شسلر Dr. Wilhelm Schuessler نے دریافت کیا اور مارچ 1873ء میں اس نے جرمنی سے شائع ہونے والے ایک جرنل میں اس کے بارے میں مضمون شائع کیا۔

بائیوکیمک نمکیات کو قلیانی نمک بھی کہا جاتا ہے۔ بائیوکیمک ادویات پوٹنٹائز میں ہونے کے باوجود بھی ہومیو طریقہ علاج کی ادویات میں شامل نہیں ان کے شامل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ علاج بالمثل کے اصول سے یعنی ہومیوپیتھی کے بنیادی اصول کے مطابق منتخب نہیں کی جاتی ہیں جو کہ علاج بالمثل کا اہم جزو ہے۔

بائیوکیمک نمکیات چونکہ خلیے میں موجود معدنیات سے مشابہ ہوتے ہیں۔اس لئے جسم انسانی سے ان کا بہت گہرا تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ جب کسی فرد میں اس کی کمی ہوتی ہے تو ان کا استعمال کروانے سے اس کی صحت بحال ہو جاتی ہے۔ڈاکٹر شسلر کے 12 نمکیات کو ہندسوں کے تحت ترتیب دیا گیا ہے مگر صرف Calcium Sulfuricum کو آخر میں رکھا گیا حالانکہ اسے بھی شسلر نے ہی دریافت کیا تھا مگر اس کا معالجاتی دائرہ کار ان کے پیروکاروں نے دریافت کیا تھا۔شسلر نمکیات کا مقصد نہ صرف ان معدنیات کی کمی کو پورا کرنا ہے جو جسم کو متحرک کر کے پیدا شدہ بگاڑ کو ختم کرتے ہیں اور جسم کو اس قابل بناتے ہیں کہ یہ نمکیات غذا سے جذب ہو کر جزو بدن بنیں۔یہ نمکیات شفائی عمل کو تیز کرتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔کامیاب علاج کا انحصار صحیح نمک کے چناؤ پر ہوتا ہے۔

بائیوکیمک نمکیات کا انتخاب ہومیوپیتھک کی طرح مشابہت کی بنیاد پر نہیں ہوتا مگر مخصوص علامات کے لئے مخصوص نمک کا استعمال کروایا جاتا ہے اور یہ نمکیات جسم کے افعال کو بھی درست حالت میں رکھتے ہیں۔ مزید برآں بائیوکیمک نمکیات کی کمی کی صورت میں اعضاء اور بافتیں متاثر ہوتی ہیں۔نتیجتاً یہ بافتیں اور اعضاء اس مخصوص نمک کی طلب کرتے ہیں تاکہ علامات ختم ہوسکیں۔چہرے کا تجزیہ بھی درست نمک کے چناؤ میں معاون کردار ادا کرتا ہے۔ یہ شسلر ہی تھے جنہوں نے کہا تھا کہ رنگ میں ہونے والی تبدیلیاں مخصوص نمک کو طلب کرتی ہیں۔ مثلاً Magnesium Phosphoricum کو چہرے کے سرخ داغوں میں کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔گزشتہ 100 سالوں سے ان کے پیروکار چہرے سے بیماری کی تشخیص کرنے کو ترجیح دیتے رہے جواب بھی جاری ہے۔

کسی بھی نمک کی کمی صرف چہرے سے ہی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مریض کے بال، پیر، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں سے بھی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ شسلر کا بیان ہے کہ نمکیات بیمار خلیے تک براہ راست پہنچتے ہیں اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہومیوپیتھک ادویات کی طرح ان کو بھی Potentise کیا جائے۔ ہومیوپیتھک اور بائیوکیمک ادویات جرمن فارماکوپیا کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ بائیوکیمک نمکیات کو بتدریج Lactose کے ساتھ Triturate کیا جاتا ہے۔ نمک اور Vehicle کا تناسب 1:10 ہوتا ہے۔ یعنی 1 حصہ دوا اور 9 حصے (Lactose) Vehcile کے ہوتے ہیں اور ان کو ظاہر کرنے کے لئے D یا X لکھا جاتا ہے۔

بائیوکیمک نمکیات 30x,12x,6x,3x اور 200x میں دستیاب ہوتی ہیں۔زیادہ تر استعمال ہونے والی پوٹینسی 6x ہے مگر کچھ کو مرض کی نوعیت کے پیش نظر 12x میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

Bioplasgen کا استعمال جسم کو متحرک رکھتا ہے اور ضرورت کے مطابق یہ نمکیات جسم میں جذب ہو کر ٹشوز کو غذائیت بخشتے ہیں اور میٹابولک پروسیس Metabolic Process کو متوازن حالت میں لے کر آتے ہیں۔Bioplasgen کا استعمال ڈاکٹر اور مریض دونوں کے لئے سہل ہے کیونکہ الگ الگ (مفرد) بائیوکیمک ادویات کی نسبت بائیوکیمک کی مرکب ادویات شفاء سے ہمکنار کرنے میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔

علامات

12 بائیوکیمک ادویات اور ان کی چند ایک علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔کیلشیم فلوریئم (کلکیریا فلور): جسم کے اندر لچک کے لئے۔

یہ دوا جسم کو اندرونی طور پر جوڑنے والی بافتوں اور ریشوں کی لچک میں اضافہ کرتی ہے، ساتھ ہی ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتی ہے۔ بواسیر کے مسوں، پھولی ہوئی رگوں، پٹھوں اور بافتوں کی چوٹ اور کھنچاؤ اور جلد کے امراض میں معاون علاج ہے۔

2۔کیلشیم فاسفوریکم (کلکیریا فاس): ہڈیوں اور دانتوں کے لئے

یہ دوا ہڈیوں اور دانتوں کی افزائش اور ان کی صحت یابی میں معاونت کرتی ہے۔ ہڈی ٹوٹنے اور ہڈیوں کا خستہ اور نازک چٹخنے کی حالت میں ہو جانا جو ہڈی کے ریشوں کے زائل ہو جانے سے واقع ہوتا ہے۔(Osteoporasis) کے علاج میں مفید ہے۔خون کی کمی کو دور کرنے، حاملہ عورتوں، شیر خوار اور دانت نکالنے والے بچوں کے لئے مفید اور جسم کو مضبوط بناتی ہے۔

3۔ فیرم فاسفوریکم (فیرم فاس): سوزشی امراض/ علاج کے ابتدائی مرحلے کے لئے

یہ دوا ہر قسم کے انفیکشن کے ابتدائی مرحلے میں کارگر ہے، شدید سوزش، بخار کی کیفیت، تازہ زخم، خراش، کٹنے اور جلنے کے پہلے درجے (مثلاً سورج کی تپش سے جلنے) کے علاج میں معاونت کرتی ہے۔جسم میں خون کے سرخ ذرات اور آئرن کی کمی کو دور کرتی ہے۔جگر کے ورم اور سوزش، مائیگرین، جوڑوں اور پٹھوں کے درد کے لئے انتہائی مفید ہے۔حمل کی متلی، حمل کے دوران عورتوں کے لئے ایک ٹانک، جلد غصہ آنے کا رجحان۔

4۔ کالی میوریٹیکم (کالی میور): مرطوب جھلیوں کے لئے

نزلاتی بیماریوں، سر پر ہونے والے ایگزیما، کان بہنے کی پرانی تکلیفوں، منہ میں سفید رنگ کے چھالے، گلے کی تکالیف، ٹانسلز، پیٹ کے کیڑے، قبض، بواسیر، حیض دیر سے آتے ہوں۔آواز کا بیٹھنا۔لیکوریا، جلدی بیماریاں ایسا ایگزیما جس سے موٹے آٹے کی طرح کا مواد نکلے۔

5۔ کالی فاسفوریکم (کالی فاس): ذہن اور اعصاب کے لئے

اعصاب کو تقویت دیتی ہے۔ یادداشت کی کمزوری کو دور کرے۔ ہاتھ پاؤں کا سن ہونا۔زخم کا گل سڑ کر ناسور بن جانا۔ غدودوں کا سوزش میں آنا۔کسی حادثے کے بداثرات کو ختم کرے۔ پاگل پن، تھکاوٹ، عضلات میں تشنج، بھوک نہ لگنا، پیچش، جگر اور انتڑیوں کی سوزش، مثانے کا نزلہ، حمل کے گرنے کا رجحان، خون کی مقدار بڑھانا، انجائنا، عورتوں کا پرسوتی بخار

6۔کالی سلفیوریکم (کالی سلف): مزمن سوزش کے لئے

مرگی کا مرض، نزلاتی تکلیفوں، جگر کی خرابی، دل کے عضلات کا پھیل جانا، سردرد جو حرکت سے بڑھے، آنکھوں کے پپوٹوں کا چپک جانا، کان سے زرد رنگ کی بدبودار رطوبت کا نکلنا، بہرہ پن، جگر، تلی کی خرابی، پیشاب کی بار بار حاجت، بال گرنا، معدے میں جلن، بواسیر، اسہال، مردانہ طاقت کی کمی، بلغمی کھانسی، دمہ، آواز کا بیٹھنا، سیلان الرحم

7۔میگنیشیم فاسفوریکم (میگ فاس): پٹھوں کے کھنچاؤ اور دردوں کے لئے

یہ دوا اعصاب اور پٹھوں کی کمزوری کے لئے ہے۔بار بار لاحق ہونے والے پٹھوں کے کھنچاؤ اور اینٹھن میں مفید ہے۔اسے پٹھوں کے دردوں میں مثال کے طور پر ماہواری کے درد، گردن یا کندھوں میں اعصابی درد اور نظام ہضم میں اینٹھن وغیرہ میں کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تشنجی بیماریوں میں مفید دوا ہے۔

8۔نیٹرم میوریٹیکم (نیٹرم میور): جسم میں مائع کے توازن کے لئے

یہ دوا جسم میں مختلف مائعات کا توازن درست کرتی ہے، اس کا استعمال نظام ہضم سے متعلق شکایات مثلاً دستوں اور قے میں مفید ہے۔ یہ دوا معدے، آنتوں اور سانس کی تکلیف، خون کی کمی اور خون کی خرابی کے باعث پیدا شدہ جلد کی جملہ تکالیف کے لئے مفید ہے۔تھکاوٹ کے آثار میں، ملیریا بخار میں، غم کے بداثرات، ایگزیما، خارش، چک پڑ جائے تو شہد کی مکھی کاٹ لے تو، بچے کی پیدائش کے بعد کمر درد، آنکھوں سے پانی بہنا اور سر میں شدید درد۔

9۔نیٹرم فاسفوریکم (نیٹرم فاس): تیزاب اور الکلی کے باہمی توازن (معدے کی تیزابیت) کے لئے

یہ دوا جسم میں تیزاب اور الکلی کے باہمی توازن کو درست کرتی ہے اور حد سے بڑھی ہوئی تیزابیت کے علاج میں مددگار ہے۔ یہ میٹابولزم (Metabolism) کو عمومی تقویت دیتی ہے اور

باضمے کی ان شکایات میں مفید ہے جن میں بدہضمی، گیس، ہچکی اور مرغن غذائیں ہضم کرنے میں دشواری (پیٹ میں اینٹھن، متلایا) اور تیزاب ابل کر حلق میں آنا شامل ہے۔ معدے اور جگر کی تکالیف اور جسم کے مختلف اعصاب اور عضلات کی جملہ تکالیف، گردوں کے درد، گردے کی پتھری اور مثانے کی سوزش کے لئے لاثانی دوا ہے۔

10۔ نیٹرم سلفیوریکم (نیٹرم سلف): جسم کے مختلف فاسد مادوں کے اخراج کے لئے

یہ دوا جسم سے سمّیت کے عمومی اخراج اور مائعات کے اخراج میں مدد دیتی ہے۔ یہ بافتوں میں موجود ضرورت سے زیادہ مائع کو خارج کرتی ہے جگر اور لبلبے کے فعل میں معاونت کرتی ہے۔ جوڑوں کے درد، ذیابیطس اور مثانے کی پتھری کے لئے مفید ہے اور جسم میں پانی کی کمی کو دور کرتی ہے۔

سر پر چوٹ کے دوران، معدہ میں ہوا کا بھرنا، رات کو بار بار پیشاب آنا، ناخنوں کی جڑوں میں سوزش، گردن توڑ بخار۔

11۔ سلیشیا: بالوں، ناخن اور جلد کے لئے

جسم کے اندر کوئی بیرونی مادہ داخل ہو جائے تو اخراج کے لئے۔ پھوڑے، پھنسیاں، گلے میں مچھلی کا کانٹا پھنس جائے تو۔ پھوڑوں سے مواد کا اخراج، سل کے مادوں کے لئے، ٹانسلز کا انفیکشن، پاؤں میں پسینہ آنا، سر کی گدی میں صبح کے وقت درد، بچوں کا دمہ کورنیا کا السر، دانتوں کے کنارے بھرنے لگیں، گلے کی اچانک خرابی، گھنٹیا کی قسم کے درد اور سوجن، معدہ کی خرابی، متلی تے کا رجحان، گردوں میں بننے والے کنکر

12۔ کیلشیم سلفیوریکم (کلکیریا سلف): جسم کی اندرونی صفائی کے لئے

یہ دوا سوزش کے خلاف، خلیوں کی افزائش میں مواد سے بھرے دانوں، مہاسوں، چھالوں کے لئے اچھی دوا ہے۔ جسم میں پیپ پڑنے کو روکتی ہے۔ گلے کے غدودوں کے لئے مفید دوا ہے۔ بلغم ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی کو اور گوشت کو ختم کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہومیوپیتھی علاج بالمثل کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

بعض معالج سمجھتے ہیں کہ بائیو کیمک دواؤں کی حدود کے اندر رہتے ہوئے وہ ہر بیماری کا علاج کر سکتے ہیں اس لئے یہ ہومیوپیتھی طریق علاج کی ایک الگ شاخ بن گئی ہے جبکہ ہومیو پیتھک معالج سینکڑوں ہومیو پیتھک دواؤں کے علاوہ بائیو کیمک دوائیں بھی استعمال کرتے ہیں۔

کسی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے ہرگز ضروری نہیں کہ پہلے خون میں موجود بارہ نمکیات کے توازن بگڑے تو اس کے نتیجے میں کوئی بیماری لگے۔ ہزاروں بیماریاں ایسی ہیں جو نمکیات کے توازن سے بے نیاز الگ محرکات اور وجوہات سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ٹائیفائیڈ اور پولیو بیرونی جراثیم کے حملے سے ایسے شخص کو بھی لاحق ہو جاتے ہیں جس کا نمکیات کا نظام متوازن ہوتا ہے۔ اگر دوسری ہومیو دواؤں سے ٹائیفائیڈ اور پولیو کا صحیح علاج کیا جائے اور اعصاب میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہو تو زندگی ان کے خلاف دفاع شروع کر دیتی ہے اور رفتہ رفتہ بیماری کے اثرات مٹنے لگتے ہیں۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل ص 20)

ایک تنبیہ

علاج کے دوران اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بائیو کیمک ادویات کا اندھا دھند استعمال خطرناک نتائج بھی پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ایک امر سے میں یہاں تمام معالجین کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ بائیو کیمک ادویات کا مسلسل استعمال خون کا وقتاً فوقتاً تجزیہ کرائے بغیر انتہائی خطرناک نتائج کا حامل بھی ہو سکتا ہے اور ان کا اندھا دھند استعمال نمکیات کا توازن درست کرنے کی بجائے انہیں حد سے زیادہ بگاڑ بھی سکتا ہے۔ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بائیو کیمک کے ٹانک استعمال کرنے سے بعض بچوں کو بلڈ کینسر ہو گیا اور وہ سنبھالے نہیں سنبھلے۔ یہ خطرات بڑے گہرے ہیں۔

(دیباچہ ہومیوپیتھی علاج بالمثل ص 20)

بائیو کیمک طریقہ علاج کے موجد ڈاکٹر ولہلم شسلر تھے۔

ڈاکٹر ولہلم شسلر

Dr. Wilhelm Schuessler

ڈاکٹر ولہلم شسلر 1821ء میں جرمنی کے شہر Oldenburg میں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم کے بعد انہوں نے اپنا ذریعہ معاش مختلف زبانوں کی تعلیم دینے کو بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب تعلیم نہ ہونے کے باوجود انہوں نے میڈیکل کے شعبے میں بھی قدم رکھا جس کی وجہ سے مقامی ڈاکٹرز کے ساتھ ان کے تنازعات شروع ہو گئے۔ اس وجہ سے انہوں نے طب کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز 1853ء میں 32 سال کی عمر میں پیرس فرانس سے کیا اور جلد اپنی نامکمل تعلیم کا سلسلہ برلن اور گائبن Gieben جرمنی سے دوبارہ شروع کر دیا۔ بہت جلد صرف ڈھائی سال کی مدت میں ان کو ڈاکٹر آف میڈیسن بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مگر وہ اپنی تعلیم کو مزید جاری نہ رکھ سکے کیونکہ انہوں نے ماضی میں اپنی سکول کی تعلیم نامکمل چھوڑ دی تھی لہٰذا وہ واپس Oldenburg جرمنی آ گئے اور تعلیم کو مکمل کیا۔

1857ء میں ان کو باقاعدہ طب کی پریکٹس کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ شروع میں ان کا رجحان ہومیوپیتھی کی طرف رہا مگر جلد ہی انہوں نے خود کو اس سے دور کر لیا۔ کیونکہ ہومیوپیتھی ادویات کی بڑی تعداد ان کے قابو سے باہر تھی۔

وہ اپنی نئی ادویات تیار کرنا چاہتے تھے جو کم تعداد میں مکمل علاج مہیا کر سکیں۔ انیسویں صدی کا آخر ادویات کی دریافت و تبدیلی کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پروفیسر روڈلف ورشو جو کہ برلن ہاسپٹل کے بہت بڑے Pathologist تھے وہ چھوٹے ترین خلیے کے عمل کی تحقیقات میں مصروف تھے۔ انہی وقتوں میں ایک Dutch سائنسدان اور Physiologist جیکب مالشاٹ نے انسانوں اور جانوروں کی صحت کے لئے نمکیات کی اہمیت کو دریافت کیا۔

ورشو اور مالشاٹ کی تحقیق و دریافت کو دیکھتے ہوئے شسلر نے بھی خلیے اور معدنیات پر تحقیق شروع کر دی، وہ جلد از جلد یہ معلوم کرنا چاہتے تھے، جسم انسانی میں سب سے زیادہ کون سا نمک پایا جاتا ہے اسی تلاش نے ان کو مجبور کیا کہ انہوں نے مردوں کی جلی ہوئی راکھ کا تجزیہ کیا اور دریافت کیا کہ خلیات میں بہت سے نمکیات پائے جاتے ہیں، مثلاً پوٹاشیم فاسفیٹ اور میگنیشیم فاسفیٹ وغیرہ عضلات میں پوٹاشیم کلورائیڈ بلغمی جھلیوں میں، جبکہ کیلشیم فاسفیٹ ہڈیوں میں پایا جاتا ہے۔ پھر شسلر نے یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ تمام بائیو کیمک نمکیات جسم کو متوازن حالت میں رکھتے ہیں اور صحت کے ضامن ہیں۔ مزید یہ کہ ان میں سے کسی ایک کی بھی کمی بھی بیماری کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ نتیجتاً ان کی غیر متوازن حالت کو متوازن کرنے کے لئے اس نمک کا استعمال ضروری ہوتا ہے، جس کی کمی ہوئی ہو۔

شسلر کا بیان ہے

بائیو کیمک طریقہ علاج جسم میں موجود ان خلیات کی کمی کو پورا کرتا ہے جن کی کمی و زیادتی پر صحت کا دارومدار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے بائیو کیمک نمکیات کو بھی ہومیوپیتھی ادویات کی طرح Potentised حالت میں استعمال کروایا جو جسم میں جا کر ہر بیمار خلیہ پر اثر انداز ہوتے ہیں اور جسم کو صحت مند حالت میں لے کر آتے ہیں۔

شسلر کا کہنا ہے کہ بائیو کیمک طریقہ علاج قدرتی طور پر شفا فراہم کرتا ہے ان کا اصل مقصد جسم کو تندرست حالت میں لانا ہے۔ تاہم نہ صرف یہ کہ یہ نمکیات معدنی کمی کو پورا کرتے ہیں بلکہ جسم انسان کو متحرک کرتے ہیں تاکہ غذا جزو بدن بنے۔ شسلر نے نہ صرف نظریہ پیش کیا بلکہ اپنے مریضوں پر اسے آزمایا بھی جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آئے جس میں ایک Case میں میگنیشیم فاسفیٹ کا استعمال قابل ذکر ہے۔ ایک مریض پٹھوں میں اینٹھن کی شکایت لے کر ان کے پاس آیا جب اسے میگنیشیم فاسفیٹ دی گئی تو چند ہی منٹوں میں اسے افاقہ ہو گیا شسلر نے اپنے دور میں Biochemic کو 12 نمکیات تک ہی محدود رکھا۔ 1874ء شسلر نے اپنے علم العلاج کی پہلی کتاب An Abbreviated Therapy جو سائنسی بنیادوں پر طریقہ علاج ہے شائع کروائی جسے بعد میں Biochemistry کا نام دیا گیا، Bio کے معنی زندگی اور Chemistry سائنس کی شاخ ہے جس میں اشیاء کے خواص، ساخت اور تغیر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ شسلر اس امر کا فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ Salt No 12 کیلشیم سلفیوریکم کو علاج میں شامل کیا جائے یا نہیں آخر کار انہوں نے اس کو بائیو کیمک کے حصے سے ہٹا دیا۔ لیکن کافی سالوں کے بعد کیلشیم سلفوریکم کی بھی افادیت سامنے آنے لگی اور امراض میں اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے ان کے قائم مقام نے زور دے کر اس نمک کو بھی علاج میں دوبارہ شامل کروایا۔

1898ء میں 77 سال کی عمر میں شسلر سکتے کے دورے سے جانبر نہ ہو سکے اور اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

ڈاکٹر شسلر کا طریقہ علاج یعنی بائیو کیمک طریقہ علاج کے بعد آج تک استعمال کیا جا رہا ہے اور اسے شسلر سالٹس کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے مگر اسے استعمال کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات پر پوری طرح کاربند ہو کر ہی ہم کامیاب طور پر علاج کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 3: قبولیت دعا

کا ختنہ کیا گیا تو حجام کی غلطی سے اس کی رگیں تک کٹ گئیں۔ خون کسی صورت میں بند نہ ہوتا تھا۔ خون کے مسلسل خارج ہونے سے بچے کی حالت غیر ہو گئی۔ دودھ پینا تو درکنار اس میں اتنی سکت بھی نہ رہی کہ حرکت کر سکے۔ آنکھیں پتھرا گئیں اور بظاہر ایک بے جان لاش کی طرح نظر آنے لگا۔ اس گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں میں اپنے مطب سے دوائی لینے کے لئے گیا تو اس وقت اتفاقاً حضرت مولوی شیر علی صاحب میرے مطب کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ میں نے السلام علیکم کہا اور تمام حالات بیان کر کے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی اور کافی دیر تک نہایت سوز و گداز اور انہماک کے ساتھ دعا میں مشغول رہے۔ دعا سے فراغت کے بعد جب میں گھر پہنچا اور بیوی سے کہا کہ بچے کو ذرا دودھ تو پلاؤ۔ جب اس کو ماں نے اشارہ کیا تو وہ نہایت اشتیاق سے تندرست بچے کی طرح دودھ پینے لگ پڑا۔ جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ میں حضرت مولوی صاحب کی دعا کے اس اعجاز کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے گہرے تعلق کا یہ کرشمہ میرے لئے بہت ایمان افروز ثابت ہوا۔

ہاجرہ بیگم مرحومہ

رسول پاکؐ سے عورتوں کا اخلاص

جن عورتوں نے اپنے پاک ہادیؐ کیلئے بخوشی سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں اور بے نظیر صبر دکھایا ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا ایک مضمون میں ذکر کرنا ناممکن ہے میں صرف دو تین مثالیں پیش کرتی ہوں۔

جنگ احد کا واقعہ ہے جب مسلمانوں پر فتح کے بعد نہایت نازک وقت آگیا تو ایک خاتون جن کا نام ام عمارہ تھا اور جو لڑائی کا رنگ دیکھنے کیلئے میدان جنگ میں گئی تھیں۔ رسول کریم ﷺ کو دشمنوں کے نرغے میں دیکھ کر بیتاب ہوگئیں اور باوجود نسوانی ضعف اور کمزوری کے رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچ کر تیر اور تلوار سے جنگ کرنے لگیں یہاں تک کہ زخمی ہوگئیں۔

اس نہایت نازک اور خطرناک وقت میں کس چیز نے ان میں اتنی جرأت اور دلیری پیدا کردی کہ وہ خطرناک جنگ میں شریک ہوگئیں۔ صرف رسول کریم ﷺ کی پاک محبت اور الفت سے ان کو اپنی جان کی کوئی پروانہ رہی اور نہ دشمن کے غلبہ کا کوئی خیال آیا نہ اپنی کمزوری اور ضعف کی طرف نظر گئی۔ صرف یہی بات یاد رہ گئی کہ کچھ بھی ہو رسول کریم ﷺ پر پروانہ کی طرح قربان ہوجانا چاہئے۔ یہ جذبہ اور یہ خیال صرف اسی انسان کیلئے پیدا ہوسکتا ہے جس کے متعلق یہ یقین ہو کہ اس کیلئے جان قربان کردینا کوئی مہنگا سودا نہیں۔ بلکہ اس طرح خدا کی رضا اور آخرت میں سرخروئی حاصل ہوگی اور دنیا کی چند روزہ زندگی کے مقابلہ میں یہ بات بڑی نعمت ہے۔

پھر اسی جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جب شہیدوں میں رسول کریم ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی لاش اس حالت میں ملی کہ ان کا پیٹ چاک کیا ہوا تھا اور جگر باہر پڑا تھا۔ ناک کان کاٹے ہوئے تھے۔ تو اس کا اثر نہ صرف صحابہ پر بلکہ خود رسول کریم ﷺ پر ایسا گہرا پڑا کہ آپؐ نے فرمایا میں کبھی ایسی جگہ کھڑا نہیں ہوا۔ جہاں اس جگہ سے زیادہ مجھ کو غیظ و غضب پیدا ہوا ہو۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کیسا دردناک نظارہ تھا اس لئے جب حضرت حمزہ کی حقیقی بہن حضرت صفیہؓ اپنے بھائی کی لاش کو دیکھنے کیلئے آئیں تو رسول اللہؐ نے ان کے بیٹے زبیرؓ سے کہا تم اپنی ماں کو واپس بھیج دو تا کہ حمزہ کی یہ حالت نہ دیکھیں۔ جب زبیر نے اپنی ماں کو واپس جانے کیلئے کہا تو وہ سمجھ گئیں اور کہلا بھیجا میں نے سن لیا ہے کہ میرے بھائی کو مثلہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ خدا کی راہ میں ہوا ہے اور میں اس پر صبر کروں گی۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ان کو آنے کی اجازت دے دی۔ اور انہوں نے آکر اس سنسنی پیدا کردینے والے نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر کیا مجال کہ بے صبری کا ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ہو دعائے مغفرت کر کے واپس چلی گئیں۔

پیارے بھائی کو بہن کا ایسی حالت میں دیکھ کر ایسا صبر دکھانا اور یہ کہنا کہ جو کچھ ہوا خدا کی راہ میں ہوا ہے ظاہر کرتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ان کو کیسا اخلاص تھا۔ حضرت حمزہؓ اسی لئے شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو قبول کیا اور آپؐ کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے نکلے تھے مگر ان کی بہن کا ایمان کتنا مضبوط تھا کہ نہ صرف رسول کریم ﷺ کے متعلق کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لائیں بلکہ آہ بھی نہ کی۔ اور سمجھا کہ جو کچھ ہوا خدا کی راہ میں ہوا ہے۔ سوائے رسول کریم ﷺ کی ذات سے ایسے اخلاص کے عورتوں کے اخلاص کی مثال کہاں مل سکتی ہے۔

جنگ احد میں چونکہ رسول کریم ﷺ کی شہادت کی خبر اڑ چکی تھی اور کفار نے اسے بہت شہرت دی تھی اس لئے مدینہ میں صحابہ کے گھروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ مسلمان عورتیں بڑی بے چینی کی حالت میں تھیں۔ جب مسلمان جنگ سے واپس لوٹے تو عورتیں اپنے گھروں سے نکل نکل کر ان سے رسول پاک کے متعلق پوچھتی تھیں ایک عورت اسی غرض کیلئے کھڑی تھی کہ لوگوں نے اسے کہا تمہارا بھائی شہید ہوگیا ہے اس نے پوچھا رسول اللہؐ کا کیا حال ہے اسے کہا گیا تیرا باپ بھی شہید ہوگیا ہے۔ پھر اس نے رسول کریم ﷺ کے متعلق پوچھا تو اسے یہ جواب ملا کہ تیرا خاوند بھی شہید ہوگیا ہے اس نے کہا میں تم سے رسول کریم ﷺ کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ اس پر جب اسے اشارہ کر کے بتایا گیا کہ آپؐ بخیر و عافیت ہیں اور اس نے آپؐ کو دیکھ لیا تو کہنے لگی آپ کے بعد ہر ایک مصیبت چھوٹی ہے یعنی سب سے زیادہ ہمیں آپ کی سلامتی مطلوب ہے۔

اس عورت کی ہمت اور حوصلہ کا کون اندازہ کرسکتا ہے عورت کیلئے باپ بھائی اور خاوند کے رشتے نہایت ہی عزیز ہوتے ہیں اور انہی پر اس کی ساری زندگی کا آرام و آسائش منحصر ہوتی ہے۔ مگر وہ ان رشتوں کو اس تعلق کے مقابلہ میں کچھ نہیں سمجھتی۔ جو رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اور آپؐ کی سلامتی کی خبر سن کر خدا تعالیٰ کا شکر کرتی ہے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ رسول کریم ﷺ سے جو تعلق ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کے کسی رشتہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جس انسان کے متعلق عورتوں جیسی کمزور اور ناتواں مخلوق نے ایسا اخلاص اور ایسی فداکاری دکھائی ہو۔ اس پر عیاشی کا الزام لگانے والوں کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ وہ اندھے ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے ورنہ کہاں عیاشی اور کہاں ایسا ایمان اور ایسا اخلاص جو مسلمان خواتین نے رسول کریم ﷺ کے متعلق دکھایا ہے۔

(الفضل 12 جون 1928ء)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

قبولیت دعا کا باب رحمت

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

(کلام محمود)

اللہ جل شانہ مجیب الدعوات ہے۔ قبولیت دعا کے ذریعہ اپنی چہرہ نمائی فرماتا ہے۔ اپنے پیارے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ ان کی دعائیں ان کی گریہ وزاری عرش کے کنگرے ہلا دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے اور بگڑے کام سنور جاتے ہیں یہ دعا کرنے والے وجود دنیا پر خدا تعالیٰ کی رحمت کو تقسیم کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں ان کی قبولیت دعا سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مزید ایمان پختہ ہوجاتا ہے اور یہ لوگ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے گواہ بن جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ کی برکت سے قبولیت دعا کے انگنت نشانات افراد جماعت اور کتب و رسائل میں زندہ موجود ہیں۔ آیئے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے تین واقعات قبولیت دعا کے پڑھتے ہیں۔

گاؤں والوں کے لئے ایک نشان

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی قبولیت دعا اور تعلق باللہ کا ایمان افروز واقعہ یوں درج ہے۔

مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب اس بارے میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت میاں صاحب نے خدا تعالیٰ کی خاص نصرت کے بعض واقعات خود خاکسار سے بیان فرمائے تھے جن سے آپ کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ تعلق اور پورے بھروسے کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ آپ شکار کی غرض سے ریاست کپورتھلہ تشریف لے گئے۔ شکار میں زیادہ وقت صرف ہوجانے کی وجہ سے رات آپ کو ایک گاؤں میں گزارنی پڑی۔ جس گھر میں آپ مہمان ٹھہرے اس گھر کا ایک بچہ اسی رات اچانک کہیں کھو گیا اور باوجود تلاش کے نہ ملا۔ آپ نے فرمایا کہ

مجھے یہ احساس ہوا کہ کہیں یہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ میری آمد پر بچہ کی طرف سے بے پرواہ ہونے کی وجہ سے بچہ گم ہوگیا ہے۔ میں نے خاص توجہ سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی شروع کی۔ اے خدا میں ان کے گھر میں مہمان ہوں میرے ہوتے ہوئے ان کو کوئی دکھ نہ پہنچے اور تو ان کا بچہ واپس پہنچادے۔ دعا کی حالت میں ہی مجھے غنودگی میں ایک بچہ دکھلایا گیا جسے ایک بوڑھا شخص گھر کی طرف لے کر آرہا تھا۔

آپ نے سب گھر والوں کو اسی وقت اطلاع دی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بتلایا ہے وہ بچہ ایک بوڑھے شخص کے ساتھ بخیریت گھر پہنچ جائے گا۔ اس لئے سب آرام سے سوجائیں۔ صبح سویرے ہی ایک بوڑھا شخص اس بچے کو لئے ہوئے آیا اور اس نے کہا کہ یہ بچہ گاؤں سے چھ میل دور گھاس کے ایک ڈھیر میں پڑا سو رہا تھا۔ اس بچے سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ گھر سے باہر ایک گاڑی گزر رہی تھی وہ اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ گاڑی والے نے چھ میل کے فاصلے پر جانے کے بعد اسے اتار دیا۔ وہ رات وہیں روتا روتا سو گیا۔ صبح ایک بوڑھے شخص نے اسے دیکھا جو گاؤں کی طرف آرہا تھا۔ وہ شخص اس بچہ کے گھر والوں کو بھی جانتا تھا۔ اس طرح وہ بچہ حضرت میاں صاحب کی دعا سے بخیریت واپس گھر پہنچ گیا اور ان گاؤں والوں کے لئے ایک نشان کا موجب ہوا۔

(روزنامہ الفضل 21 جنوری 1962ء)

اللہ تعالیٰ باز رکھے گا

حضرت مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ اپنی قبولیت دعا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میرا ایک عزیز گھر سے ناراض ہوکر چلا گیا۔ وہ ایسے صدمات دیکھ چکا تھا کہ کسی چھوٹی سی بات نے اسے برہم کردیا اور اس نے باہر جاکر مجھے خط لکھا کہ یہ اس کا آخری خط ہوگا کیونکہ وہ زندگی سے تنگ آچکا ہے۔ یہ خط مجھے کچہری میں قبل از دوپہر ملا۔ میں اسی وقت کچہری سے گھر آگیا اور وضو کر کے کمرہ بند کرلیا اور اس کے لئے دعا شروع کردی۔ کوئی ایک گھنٹہ کے قریب دعا کی ہوگی کہ مجھے اطمینان ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے ارادے سے باز رکھے گا۔ چنانچہ ایک دو روز بعد اس کا خط آیا کہ وہ فلاں وقت فلاں دن ایک جگہ بیٹھا اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے تجویز کر رہا تھا کہ یکدم اسے محسوس ہوا کہ یہ عاجز اس کے لئے دعا کر رہا ہے اور وہ اپنے ارادہ سے باز آگیا۔ یہ وہی دن اور وقت تھا جب یہ عاجز اس کے لئے دعا کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق کا کرشمہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مکرم حکیم محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

میرے بچے محمد یعقوب کی پیدائش پر جب اس

باقی صفحہ 2 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 دسمبر 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبد المجید ظفر صاحب

مکرم عبد المجید ظفر صاحب سابق امیر جماعت رحیم یار خان حال یوکے مورخہ 17 دسمبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نے 1953ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نظام جماعت کا احترام کرنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت کے شیدائی اور نظام جماعت کے اطاعت گزار تھے۔ آپ کو قائد ضلع اور امیر جماعت رحیم یار خان کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد لندن آگئے اور یہاں بھی مجلس انصار اللہ اور جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد اکرم عمر صاحب

مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ مورخہ 9 دسمبر 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو جامعہ احمدیہ پاس کرنے کے بعد سمبڑیال، سمندری اور شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے بعد آپ نے سپین اور پھر گوئٹے مالا میں تقریباً 13 سال تک بحیثیت امیر و مربی انچارج خدمت کی توفیق پائی جہاں آپ کو ابتدائی دور میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں آپ نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ آپ نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے گوئٹے مالا کے متعدد علاقوں کے سفر کئے۔ کئی اخبارات نے آپ کے انٹرویو شائع کئے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی کئی بار پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ صحت کی خرابی کے باعث پاکستان واپس آنے پر دفتر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ خلافت کے فدائی، دعا گو، خوش اخلاق اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ قرآن پاک سے عشق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فائز احمد صاحب واقف نو 2009ء سے گوئٹے مالا مشن ہاؤس میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد عثمان صاحب

مکرم محمد عثمان صاحب وینکوور کینیڈا مورخہ 7 اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ پاکستان آنے سے قبل چٹاگانگ میں رہائش پذیر تھے۔ جب بنگلہ دیش بننے کی مہم چلی تو اپنا کاروبار اور گھر بار چھوڑ کر لائکپور آ گئے جہاں ابھی کاروبار شروع ہی کیا تھا کہ احمدیوں کے خلاف فسادات شروع ہوگئے۔ گھر بار چھوڑ کر کراچی شفٹ ہوئے اور وہاں بھی جماعتی مخالفت کا بہت صبر و ہمت سے سامنا کیا۔ آپ کو ضیاء الحق کے دور میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری

مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری آف حیدر آباد دکن انڈیا مورخہ 10 نومبر 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو اردو ادب میں کافی مہارت تھی۔ آپ کے مضامین اخبار بدر میں کثرت سے شائع ہوتے تھے۔ آپ کو مطالعہ کے علاوہ درس القرآن کا بھی شوق تھا۔ آپ نے گھر میں بہت بڑی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم محمد موسیٰ خان صاحب

مکرم محمد موسیٰ خان صاحب آف بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان مورخہ 20 اور 21 نومبر 2016ء کی درمیانی رات کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا حضرت مولوی محمد عظیم صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے 1901ء میں پیدل قادیان جاکر بیعت کی تھی۔ آپ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد، حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دو بیٹے مکرم سجاد احمد سہرانی صاحب اور مکرم فیاض احمد صاحب معلم وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک پوتا عزیزم عرفان احمد جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

مکرمہ نسیم منیر صاحبہ

مکرمہ نسیم منیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب بہلولپوری ناروے مورخہ 4 دسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ نے ربوہ میں محلہ دار العلوم شرقی کی نائب صدر لجنہ اور ناروے میں 9 سال نیشنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، مہمان نواز، صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو پوتے جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم محمد رشید شاد صاحب

مکرم محمد رشید شاد صاحب فاروق آباد ضلع شیخوپورہ مورخہ 9 نومبر 2016ء کو بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ حضرت میاں پیراں دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، چندہ کی بروقت ادائیگی کرنے والے، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم عالم صاحب

مکرم عالم صاحب آف نیپال مورخہ 11 دسمبر 2016ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے 10 سال قبل بیعت کی توفیق پائی اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ کو مخالفین نے اپنے آبائی گاؤں سے نکال دیا تھا۔ اس گاؤں میں آپ کے دو غیر احمدی بیٹے بھی رہتے ہیں جنہوں نے مخالفین کا ساتھ دیا۔ آپ مخالفانہ حالات کا بڑی بہادری سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ بڑے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

مکرم صوبیدار محمد حنیف صاحب

مکرم صوبیدار محمد حنیف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 19 اگست 2016ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نرم خو، بلند حوصلہ، اطاعت گزار اور ہمدرد انسان تھے۔ آپ کا گھر کئی سال نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد اٹھوال صاحب آف احمد آباد سانگرہ حال نصیر آباد سلطان ربوہ مورخہ 27 نومبر 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ بہت مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ چندہ کے لئے آنے والوں کو کبھی خالی نہ بھجواتی تھیں۔

مکرمہ مقصوداں بی بی صاحبہ

مکرمہ مقصوداں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم لاہور مورخہ 27 نومبر 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب آف لولیوسویڈن مورخہ 6 ستمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ بہت مخلص، نظام جماعت کا احترام کرنے والے، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ آپ کی ساری اولاد خادم دین اور مالی قربانی کرنے والی ہے۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم محمد اکمل زاہد صاحب صدر جماعت لولیوسویڈن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مورخہ 22 دسمبر 2016ء

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد گوندل صاحب لندن مورخہ 16 دسمبر 2016ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ حضرت چوہدری غلام محمد گوندل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ نے تقریباً 15 سال تک لجنہ ویسٹ ہل میں بطور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر بہت خوشی کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت خوش اخلاق اور ہر دل عزیز خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور چار پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری بشیر الدین محمود صاحب

مکرم چوہدری بشیر الدین محمود صاحب ابن مکرم چوہدری مہر دین صاحب ڈرگ روڈ کراچی مورخہ 9 دسمبر 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت چوہدری لیکھ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آئی۔ 1968ء تک کئی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر انچارج روٹی لنگر خانہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کراچی آنے پر سیکرٹری جائیداد ضلع کراچی کے علاوہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی کے صدر اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ساری زندگی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ مرکزی وفود کی مہمان نوازی بڑی خوش دلی سے کرتے تھے اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر خیال رکھتے تھے۔ بیماروں اور ضرورتمندوں کی مالی اعانت بھی کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، خلافت کیلئے بے پناہ محبت اور غیرت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین